اِزالۃ الاوہام

جلد ۲

متکلم اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی ؒ کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ ۱۸۲۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔



تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

اِزالۃُ الاوہام

جلد ۲

متکلمِ اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۲۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی، تحقیقی، عقلی و نقلی، مکمل و مدلل، جامع و مسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ و تقدیم شرح و تحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

نے اسکے جملہ گناہ معاف کردیے۔ سبحان اللہ! مسیحی علماء کا حد درجہ تعصب دیکھئے کہ ایک طرف اگر کسی حدیث نبوی ﷺ میں یہ مضمون مل جائے کہ خدائے پاک اگر چاہیں تو گنہگار کے گناہ کو معاف فرمادیں وغیرہ تو فوراً زبانِ طعن دراز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرینِ انصاف نہیں جبکہ دوسری طرف حضرت مسیح علیہ السلام فاحشہ عورت کے گناہ کو اسکے محبت آمیز افعال مذکورہ عطر لگانا' چومنا' آنسو بہانا وغیرہ کے بدلہ میں معاف کردیں تو بالکل عدل وانصاف کے عین مطابق ہے۔

؎ ببیں تفاوتِ راہ از کجا تا بکجا

اس تعدد ازواج کے مسئلہ میں کون کون سی زبان درازی ہے جو انہوں نے خیر البشر سید الوریٰ ﷺ کے متعلق نہیں کی اور آج تک کررہے ہیں اگرچہ دل کڑھتا ہے اور چاہتا ہے کہ ان تمام اعتراضات کو نقل کرکے بالعکس الزامی جواب دوں مگر خوفِ طوالت مانع ہے اس لئے سب باتیں چھوڑ کر صرف ایک طعن کو نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں جسے ایک مسیحی مؤلف نے اپنی کتاب "دلائل اثباتِ رسالتِ مسیح" میں لکھا ہے اور بزعم خود ایک آیتِ قرآنی سے استدلال بھی کیا ہے۔

ایک مسیحی مصنف کا گستاخانہ کلام

موصوف اپنے رسالہ کے آخر میں لکھتے ہیں "اگر محمد جیسا کوئی شخص اس زمانے میں ہوتا تو کوئی آدمی اسے اپنے قریب پھٹکنے کا موقعہ بھی نہ دیتا۔ کیا محمد نہیں جانتے تھے کہ تجرد وعدم ازدواج ایک اعلیٰ خوبی ہے۔ دوسری جانب وہ یحییٰ کی صفت بیان کرتے ہوئے قرآن

میں لکھتا ہے(۱) کہ وہ سردار ہوگا، عورت کے قریب نہ جائے گا، نبی ہوگا اور نیکوکاروں میں سے ہوگا۔(۲) خود انکا کہنا ہے کہ یحییٰ ان باتوں سے پاک اور بزرگ تھا۔ حقیقت میں محمد کو یحییٰ سے کیا مناسبت ہے؟

میں کہتا ہوں کہ احبار باب ۱۰ آیت ۸ میں ہے "اور خداوند نے ہارون سے کہا کہ تو یا تیرے بیٹے مے یا شراب پی کر کبھی خیمہ اجتماع کے اندر داخل نہ ہونا تاکہ تم مر نہ جاؤ یہ تمہارے لئے نسل در نسل ہمیشہ تک ایک قانون رہے گا" قضاۃ باب ۱۳ میں ہے "اور دانیوں کے گھرانے میں صرعہ کا ایک شخص تھا جسکا نام منوحہ تھا اسکی بیوی بانجھ تھی سو اسکے کوئی بچہ نہ ہوا اور خداوند کے فرشتہ نے اس عورت کو دکھائی دے کر اس سے کہا دیکھ تو بانجھ ہے اور تیرے بچہ نہیں ہوتا پر تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا...... اسکے سر پر کبھی استرہ نہ پھرے اس لئے کہ وہ لڑکا پیٹ ہی سے خدا کا نذیر ہوگا...... خداوند کے فرشتہ نے منوحہ سے کہا ان سب چیزوں سے جنکا ذکر میں نے اس عورت سے کیا یہ پرہیز کرے وہ ایسی کوئی چیز جو تاک سے پیدا ہوتی ہے نہ کھائے اور مے یا نشہ کی چیز پیئے اور نہ کوئی ناپاک چیز کھائے اور جو کچھ میں نے اسے حکم دیا یہ اسے مانے" (قضاۃ باب ۱۳ آیت ۲ تا ۵، ۱۳، ۱۴) جب حضرت زکریا علیہ السلام کو بذریعہ وحی حضرت یحییٰ علیہ السلام نام کے بیٹے کی بشارت دی گئی تو انکی مدح کرتے ہوئے اس طرح ذکر ہے "کیونکہ وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہوگا اور ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پیئے گا" (لوقا باب ۱ آیت ۱۵) مرقس باب ۲ آیت ۱۸ میں حضرت مسیح علیہ السلام سے سوال وجواب کرتے ہوئے اس طرح منقول ہے "اور یوحنا کے شاگرد اور

---

(۱) مسیحیوں کا خیال ہے کہ قرآن کریم حضرت محمد ﷺ کا کلام ہے جو گھڑ کر خدا کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے حقیقت میں انہوں نے خود ہی لکھا ہے۔ نعوذ باللہ العظیم

(۲) یہ سورۃ آل عمران کی آیت ۳۹ کی طرف اشارہ ہے جس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق یہی مضمون ذکر ہوا

فریسی روزہ سے تھے انہوں نے آکر اس سے کہا کیا سبب ہے کہ یوحنا کے شاگرد اور فریسیوں کے شاگرد تو روزہ رکھتے ہیں لیکن تیرے شاگرد روزہ نہیں رکھتے؟ یسوع نے ان سے کہا کیا براتی جب تک دلہا انکے ساتھ ہے روزہ رکھ سکتے ہیں؟ جس وقت تک دلہا انکے ساتھ ہے وہ روزہ نہیں رکھ سکتے مگر وہ دن آئینگے کہ دلہا ان سے جدا کیا جائیگا اس وقت وہ روزہ رکھیں گے انتہی بعبارت مرقس۔ لوقا باب ۵ آیت ۳۲ میں یہی مضمون ان الفاظ میں آیا ہے ''اور انہوں نے اس سے کہا کہ یوحنا کے شاگرد اکثر روزہ رکھتے اور دعائیں کیا کرتے ہیں اور اسی طرح فریسیوں کے بھی مگر تیرے شاگرد کھاتے پیتے ہیں'' الخ یہی مضمون متی باب ۹ آیت ۱۴ میں بھی آیا ہے۔

ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی قباحت کی وجہ سے خیمہ اجتماع ہوتے وقت ابد الآباد کیلئے اسکو حرام قرار دے دیا اور اس قدر سخت تاکید کی کہ اگر شراب پی تو مر جاؤ گے (مقتول ہو گے) اور فرشتے نے بحکم خداوندی شراب اور دیگر ناپاک چیزوں کو برابر قرار دے کر منوحہ کی بیوی کو اس سے منع کر دیا اور اسکے شوہر کو بھی اس بارہ میں تاکید کی۔ معلوم ہوا کہ شراب اس قدر پلید و نجس چیز ہے کہ ایک حاملہ ماں کو بھی اس سے منع کر دیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نیک صالح بچے پر اسکا اثر ہو جائے جو رحم مادر میں ہے اور ابھی پیدا بھی نہیں ہوا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ نہ تو مے پیئے گا اور نہ کوئی اور شراب۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے شاگرد ہمیشہ روزہ رکھتے جبکہ شاگردانِ مسیح ہر وقت کھانے پینے کا شغل کرتے۔ اسی وجہ سے شاگردانِ یحییٰ علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام سے بطور اعتراض استفسار کرتے ہیں اور لوقا باب ۷ آیت ۳۳ جسکا حوالہ ابھی گذرا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خود اقرار فرماتے ہیں کہ یحییٰ علیہ السلام نہ تو روٹی کھاتے ہیں اور نہ شراب پیتے ہیں جبکہ آنجناب علیہ السلام شراب تک پیتے ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام بیابانوں میں

رہتے تھے جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام بہت سی عورتوں کے ساتھ گھومتے تھے وہ اپنا مال انکو کھلاتی تھیں' فاحشہ عورت انکے قدم چومتی ہے' خود وہ مرتھا و مریم سے محبت کرتے ہیں دوسروں کو بھی پینے کیلئے شراب عطا فرماتے ہیں' چنانچہ قانائی گلیل میں شادی کی ایک تقریب میں آنجناب علیہ السلام اور انکے شاگردوں کو جب مدعو کیا گیا۔ شراب کم پڑ گئی تو انکی والدہ نے سفارش کی تب انہوں نے پتھر کے چھ مٹکے جن میں دو دو تین تین من کی گنجائش تھی پانی سے بھروا کر اپنے پاس منگوائے اور انکو شراب بنا دیا اور لوگوں کو اس کے پینے کی اجازت دی جیسا کہ یوحنا باب دوم میں مفصل مذکور ہے۔ اسی طرح عید فصح جو آنجناب علیہ السلام کے حق میں آخری عید ثابت ہوئی انکے موقعہ پر اپنے شاگردوں کو شراب کے جام پینے کیلئے عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد میں انگوری شراب نہیں پیوں گا یہاں تک کہ خدا کی بادشاہی میں پہنچ کر تازہ شراب پیوں (۱) بلکہ یہ طریقہ آج تک عشاء ربانی کی شکل میں رائج ہے کہ پادری صاحبان روٹی و شراب لاتے ہیں اور پولوس بھی نصیحت فرماتے ہیں کہ اس قدر شراب پی لینی چاہیے کہ مدہوش نہ کر دے چنانچہ تیمتھیس کے نام پہلے خط باب ۵ آیت ۲۳ میں فرماتے ہیں "آئندہ کو صرف پانی ہی نہ پیا کر بلکہ اپنے معدہ اور اکثر کمزور رہنے کی وجہ سے ذرا سی مے بھی کام میں لایا کر" باب اول کی فصل اول میں اعتراض اول کے جواب میں آپ معلوم کر چکے ہیں کہ پولوس موصوف نے اپنے خطوط میں تمام چیزوں کی اباحت عامہ کا فتویٰ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "میں جانتا ہوں اور خداوند یسوع میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی چیز بذات خود حرام نہیں بلکہ جو اسے حرام سمجھتا ہے اس کیلئے حرام ہے" مزید لکھتے ہیں "پاکوں کیلئے سب چیزیں پاک ہیں مگر گناہ آلودہ اور بے ایمان لوگوں کیلئے کچھ بھی پاک نہیں"

---

(۱) یہ مضمون لوقا باب ۲۲ آیت ۱۸ میں مذکور ہے۔

الزامی جواب

اگرچہ ہمارا اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام سے اور انکے حواری انکے حواریوں سے افضل ہیں لیکن ہم اس مسیحی مصنف کو جس نے اپنی کتاب ''دلائل اثباتِ رسالتِ مسیح'' میں دیانت وحیا دونوں کا جنازہ نکال دیا ہے محض الزامی جواب کے طور پر اسی تقریر کا عکس کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام اور انکے حواری کتابِ احبار، قضاۃ کے احکام سے واقف نہ تھے کہ اتنا ہی جان لیتے کہ شراب اس قدر پلید وناپاک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام اور انکی اولاد جو مقدس خدمات بجالاتے ہیں ان پر ہمیشہ کیلئے حرام کردی اور فرشتے کے ذریعے منوحہ کی بیوی کو شراب نوشی سے منع کیا تا کہ مولود طاہر پر اسکا اثر نہ پڑے بلکہ اپنی انجیل میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے خود لکھا ہے کہ وہ شراب نہیں پیئے گا نیز یسعیاہ شراب کی مذمت فرماتے ہیں اور لکھنے والے الہامِ رحمانی کے طور پر باب ۵، ۲۸ میں اسکو درج کرتے ہیں۔ کیا حضرت مسیح علیہ السلام وحواری حضرات کو معلوم نہیں تھا کہ ریاضت ومجاہدہ اور روزہ رکھنا ایک اعلیٰ خوبی ہے جیسا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور انکے حواری اس پر عمل کرتے تھے؟ انہوں نے کیوں اپنی زندگی کے دن اس طرح بے ریاضت گذار دیے اور ہمیشہ کھانے پینے کے حریص رہے؟ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کو اتنا خیال بھی نہیں تھا کہ نامحرم خواتین بالخصوص فاحشہ عورت سے اجتناب ضروری ہے نامحرم عورتوں سے محبت نہیں کرنی چاہیئے۔

الغرض حضرت مسیح علیہ السلام کے اپنے اعتراف سے ثابت ہوگیا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ان پر اور انکے حواریوں کو شاگردانِ مسیح علیہ السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ حقیقت میں حضرت مسیح علیہ السلام اور انکے شاگردوں کو حضرت یحییٰ علیہ السلام اور انکے شاگردوں سے کیا مناسبت ہے؟

تیسرا اعتراض: حضرت زینبؓ سے نکاح

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ ایک دن حضرت محمد ﷺ اپنے کسی کام سے اپنے متبنّی لے پالک بیٹے زید کے گھر گئے وہاں انکی بیوی زینب پر انکی نظر پڑی تو اس کے حسن پر فریفتہ ہوگئے اور انکی محبت انکے دل میں گھر کر گئی۔ پیغام بھیجا تو زینب اور انکے بھائی عبداللہ اس پر رنجیدہ ہوئے اور محمد ﷺ کو منع کر دیا جس پر محمد ﷺ نے یہ آیت نازل کر ڈالی "وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا" (الاحزاب آیت ۳۶) اور کسی مومن مرد یا مومنہ عورت کو گنجائش نہیں جبکہ اللہ اور اسکے رسول کسی کام کا حکم دیدیں انکو اس کام میں کوئی اختیار رہے اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا کہنا مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا۔ ان دونوں کا منہ تو اس طرح بند کر دیا اب یہ مسئلہ باقی تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ زید ناراض ہو جائے تو اسکے لئے یہ فرما دیا کہ میں مجبور ہوں۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہی حکم دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ انعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ فلما قضی زید منھا وطراً زوجنکھا الخ (الاحزاب آیت ۳۷)

اور یاد کرو جب آپ اس شخص سے فرمارہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا کہ اپنے پاس اپنی بیوی کو رہنے دے اور خدا سے ڈر اور آپ چھپا رہے تھے ایک چیز کو جسکو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے اور آپ لوگوں سے اندیشہ کرتے تھے اور ڈرنا تو آپکو خدا ہی سے زیادہ